بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

قرآن کریم نے عورتوں کو کیا مرتبہ دیا

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی

"مَنْ عَمِلَ صَالِحاً مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ" (سورہ نحل - ۹۷)

حضرات! قاری صاحب نے جو آیت تلاوت کی ہے وہ ذہن کو بہت متوجہ کرنے والی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے عمل صالح کے تذکرہ میں مرد اور عورت کا الگ الگ تذکرہ کرتے ہوئے توجہ دلائی ہے ۔ اس طرح عورت کو بھی اسی توجہ کا مستحق دکھایا ہے جس کا مرد کو، اور عمل صالح کا جو فائدہ بتایا

www.abulhasanalinadwi.org

ہے وہ بہت عظیم ہے، عمل صالح کا فائدہ یوں تو سب کو معلوم ہے اور اس کا ذکر بھی سب کرتے ہیں، لیکن اس آیت میں جو فائدہ بتایا گیا وہ اپنی خاص نوعیت و اہمیت رکھتا ہے جو بہت اہم ہے لیکن اس کی طرف اس آیت کے پڑھنے والوں کا ذہن عموماً کم گیا ہے گذشتہ زمانے سے لے کر اس وقت تک کتنے حفاظ گزرے ہیں اور حافظوں کو قرآن حفظ یاد ہے اور ہو گا اور عالموں نے اس کی تفسیر بیان کی ہے لیکن بہت کم اس پر غور کرنے کی نوبت آئی کہ اس میں کتنی بڑی بشارت سنائی گئی ہے وہ یہ کہ اس آیت میں اللہ تعالی فرماتا ہے کہ جو بھی نیک کام کرے گا (من یعمل من الصالحات) مرد ہو یا عورت (من ذکر او انثی) فلنحیینہ حیوۃً طیبۃً ہم اس کی ضرور اچھی زندگی گزروائیں گے۔

یہ سب ساری دوڑ دھوپ دنیا میں جو ہو رہی ہے، امریکہ سے لے کر انڈونیشیا تک اور ہماری اسلامی دنیا میں مراکش سے لے کر شمالی افریقہ پھر یمن، انڈونیشیا اور ملیشیا تک سب کا حاصل یہ ہے کہ اچھی زندگی کیسے حاصل ہو، اس کے لئے کیا کوشش کی جائے، اور اس کے کیا اسباب اور کیا ذرائع ہیں اور

www.abulhasanalinadwi.org

کس طرح یہ دولت حاصل کی جائے ، آپ دیکھیں گے کہ پرائمری اسکولوں سے لے کر یونیورسٹیوں تک، یونیورسٹیوں کے بعد خاص مضمون کی بڑی بڑی جو یونیورسٹیاں ، جامعات اور بڑی اکیڈمیاں ہیں جو غور و فکر کرنے کے لئے ہی بنائی اور قائم کی گئی ہیں اور بڑے بڑے مصنفین ہیں ان سب کا جو مشترک موضوع ہے وہ یہ کہ ایسی زندگی کیسے حاصل ہو۔ یہاں تک کہ سیاست اور انتخابات اور جمہوریت اور صحافت ، یہ ساری چیزیں بھی اس کی معاون ہیں کم سے کم یہ کہ وہ اس کا اعلان کرتی ہیں کہ ہم اس کا راستہ دکھائیں گے ، رہنمائی کریں گے۔

اچھی زندگی کی ضمانت :۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ایک بہت بڑی بشارت سنائی ہے "من یعمل من الصالحات" جو اچھے کام کرے گا اور اس کی بنیادی شرط یہ ہے کہ وہ اللہ کے حکم کے مطابق ہوں کام اللہ کی منشاء کے مطابق ہوں اس کے رسول ﷺ کی منشاء و فرمان کے مطابق ہوں اور دینی احکام کے مطابق ہوں۔ پھر آخری آسمانی صحیفہ قرآن مجید کے مطابق ہوں تو ہم اس کی اچھی زندگی گزروائیں گے اس میں دنیا کی زندگی بھی آجاتی ہے ،

یہ نہیں سمجھنا چاہئیے کہ اس میں صرف آخرت ہی کی بشارت دی گئی ہے "حیٰوۃ طیبۃ" جو لوگ عربی جانتے ہیں وہ سمجھ سکتے ہیں کہ یہاں نکرہ کا لفظ ہے "الحیٰوۃ الطیبۃ" بھی نہیں کہا گیا ہے۔ "فلنحیینہ حیٰوۃ طیبۃ" ہم ہر طرح کی اچھی زندگی اس کی گزروائیں گے ، یہ ساری کوشش اس بات کی ہو رہی ہے ، یہ دوڑ دھوپ ، یہ محنتیں ، اور یہ راتوں کا جاگنا، اور یہ کتابوں پر محنت کرنا، پرائمری سے لے کر یونیورسٹیوں تک پڑھنا پڑھانا، اور پھر اس کے بعد ڈگریاں حاصل کرنا، کوئی انجنیئرنگ کا راستہ اختیار کرتا ہے ، اور کوئی ادب اور لٹریچر کا راستہ اختیار کرتا ہے ، سب کا مشترک مقصد اور ہدف و نشانہ یہ ہے کہ اچھی زندگی حاصل ہو۔

اور کیا آدمی چاہتا ہے کہ بڑی تنخواہ ہو، رہنے کے لئے اچھی بڑی کوٹھی اور سواری کے لئے اعلی درجہ کی موٹر اور ہوائی جہازوں پر سفر کرنا اور پھر اس کے بعد سیاست میں آئے تو وزیر اعظم بن جانا اور پھر پارلیمنٹ کا ممبر بن جانا، سب اس لئے کیا جاتا ہے کہ ہم آرام اور سکھ کی زندگی گزار سکیں، اس کو سکھ کہتے ہیں، یہ ایک عام لفظ ہے اور بہت وسیع کہ ہم سکھی ہوں

www.abulhasanalinadwi.org

دکھی نہ ہوں، ہم سکھ کی زندگی گزار سکیں، اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس کی ضمانت لے لی ہے اور فرمایا ہے کہ اس کا راستہ صرف یہ ہے کہ نیک عمل کرے ہمارے احکام کے مطابق اگر عمل ہو گا "فلنحیینہ" لام کے ساتھ کہا، جب کہنا ہوتا ہے عربی میں ایسا ضرور ہو گا، ایسا ضرور کریں گے تو اس کو لنفعلن، لنذھبن، لنعلمن کے وزن پر استعمال کیا جاتا ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حالانکہ اللہ کا قول فرمان خداوندی ہے، اس میں شک کیا ہو سکتا تھا، لیکن ہمیں اطمینان دلانے کے لئے مردوں اور عورتوں کو اطمینان دلانے کے لئے کہا کہ ہم ضرور اس کی اچھی زندگی گزروائیں گے۔ اور کیا چاہئے، دنیا میں یہ کس لئے دوڑ دھوپ ہو رہی ہے، کس لئے اپنی صحتیں خطرے میں ڈالی جا رہی ہیں، کس لئے مقابلے ہیں، کس لئے یہ دوڑ دھوپ ہے، سب اسی لئے ہے کہ اچھی زندگی گزرے۔

اب اچھی زندگی کسی نے یہ سمجھ لیا ہے کہ اچھی تنخواہ ہو، حالانکہ اچھی تنخواہ میں اچھی زندگی گزارنا ہرگز یقینی نہیں، لاکھوں مثالیں دی جا سکتی ہیں کہ اچھی بڑی تنخواہ ہے لیکن زندگی اچھی نہیں، یا صحت خراب ہے، یا آپس میں نااتفاقی ہے، یا

اطمینان قلبی نہیں ہے کوئی ڈر لگا ہوا ہے ، یا کوئی خطرہ ہے ، یا کوئی ایسا مرض ہو گیا ہے ، کوئی عارضہ ہو گیا ہے ، کچھ ہو گیا ہے ، وہم ہونے لگا ہے ، یا صحت میں بھی خرابی آگئی ہے کہ بڑی تنخواہ بڑی کوٹھی ، شاندار موٹر سب ہے ، اولاد ہے ، لیکن مزہ نہیں آرہا ہے زندگی میں۔

نعمت جس کو زندگی کی نعمت کہتے ہیں وہ حاصل نہیں ہو رہی ہے ، تو یہ بات بہت سوچنے کی ہے ، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو ہمارے احکام پر عمل کرے گا، ہماری شریعت پر عمل کرے گا، ہمارے رسول ﷺ کے فرمانوں پر عمل کرے گا، نہ وہ یہ دیکھے گا کہ رسموں میں کیا ہوتا ہے ، نہ یہ دیکھے گا کہ کون سی چیز بڑے فخر کی سمجھی جاتی ہے ، کس بات پر تعریفیں ہوتی ہیں ، کس بات میں عزت ملتی ہے ، کس بات میں دولت ملتی ہے ، کوئی اس کا خیال نہیں کرے گا، کوئی اس کا خیال نہ کرے صرف یہ کہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا کیا حکم ہے شادی بیاہ کس طرح ہونا چاہئے ، بچوں کی پرورش کیسے کرنی چاہئیے ، گھر میں کس طرح زندگی رائج کرنی چاہیئے ، نمازوں کی پابندی ہو، پردہ ہو، حیا و شرم ہو، ایک دوسرے کا احترام ہو، بڑے کو بڑا

www.abulhasanalinadwi.org

سمجھا جائے ، چھوٹے پر شفقت کی جائے ، غرور نہ ہو، تعلّی نہ ہو، اسراف و فضول خرچی نہ ہو، ناجائز رسمیں نہ ہوں، اور یہ دوسروں کو خوش کرنے کے لئے اللہ کو ناراض کرنا بالکل آسان سمجھا جائے ، یہ نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر یہ باتیں نہ ہوں گی تو ہم اس کو ضرور اچھی زندگی گزروائیں گے یعنی دنیا میں بھی اور اس کی ہزاروں نہیں لاکھوں مثالیں ہیں۔ اگر آپ حدیث پڑھیں تو آپ دیکھیں گے کہ جن گھروں میں اور جن خاندانوں میں شریعت کی پابندی کی گئی احکام اللہ اور احکام رسول ﷺ پر عمل کیا گیا اور اسلامی زندگی کا جو نمونہ اور سانچہ ہے ، اسلامی زندگی کا جو ماڈل ہے ، وہ اختیار کیا گیا رسموں کو نہیں دیکھا گیا، رواج کو نہیں دیکھا گیا، بلکہ یہ دیکھا گیا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم کیا ہے؟ جن لوگوں ، خاندانوں، برادریوں اور جن ملکوں اور جن معاشروں نے اور جس سوسائٹی نے اس پر عمل کیا ان کو اللہ نے دنیا میں جنت کی زندگی کا مزہ چکھا دیا، اس میں شبہ نہیں، ہم مبالغہ سے نہیں کہہ رہے ہیں، دنیا ہی میں ان کو جنت کی زندگی کا مزہ آگیا کہ بس معلوم ہوتا تھا کہ ہم جنت میں ہیں،

www.abulhasanalinadwi.org

محبت کا دور دورہ ہے، ایک دوسرے کا حق ادا کیا جاتا ہے، یہاں کسی کا حق مارا نہیں جاتا، کسی کو حقارت و ذلت کی نظر سے دیکھا نہیں جاتا، کوئی فضول بات نہیں کہی جاتی، کوئی ناجائز آمدنی باہر سے نہیں، بس اللہ پر توکل اور اللہ کا نام لینا، پابندی کے ساتھ نماز پڑھنا حلال روزی کھانا، حرام کا پیسہ کیا حرام کی پائی بھی گھر میں نہ آنے پائے، جن گھروں میں اس کی پابندی کی گئی ان کے گھر جنت کا نقشہ ہیں، ان گھروں پر بادشاہوں کے محلات اور شاہوں کی کوٹھیاں قربان، ان کے سامنے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی جیل خانہ ہے، دیکھنے میں باہر سے کتنی شاندار کوٹھی ہے، بڑی بڑی دیواریں ہیں یہ سب ہے لیکن اندر جہنم کی زندگی ہے بیوی اور شوہر میں محبت نہیں ہے، ماں بیٹے میں محبت نہیں ہے، نہ ماں میں وہ شفقت ہے، نہ بیٹے میں وہ احترام ہے، نہ کسی کمزور پر ترس آتا ہے نہ کسی غریب کی مدد کی جاتی ہے، اور سوائے کھانے پینے اور سوائے فخر و غرور کے اور دکھاوے کے لئے مظاہرہ کرنے کے کوئی اور یہاں کام ہی نہیں ہے۔

تو بھائیو اور بہنو! آپ اس بات کا خیال رکھیں اور یہ

اللہ نے موقع دیا ہے کہ مرد عورت دونوں کوشش کر کے اور شریعت کے مطابق زندگی گزار کر اور اللہ کی فرمانبرداری کر کے اور اس کے رسول ﷺ کی شریعت پر چل کر وہ بڑی سے بڑی ترقیاں حاصل کر سکتے ہیں اور ترقیاں بھی کیسی روحانی ترقی یہ ہم خوب سوچ سمجھ کر کہہ رہے ہیں کہ ہم کتابیں لکھنے والے آدمی ہیں، ہم جو کچھ لکھتے ہیں اس پر بحث ہوتی ہے اس کو پکڑا جاتا ہے، اس پر سوال کیا جاتا ہے کہ یہ کیسے لکھ دیا، اس لئے ہم ایسی بات نہیں کہہ سکتے۔

علمی دنیا میں عورتوں کی خدمات

ہم آپ کو خدا کی قسم کھا کر بتاتے ہیں کہ دین کے احکام پر عمل کرنے سے اور دین کا ضروری علم حاصل کرنے سے اس پر عمل کرنے سے مستورات میں اسلامی تاریخ میں اسلامی دنیا میں وہ وہ ترقیاں حاصل کی ہیں روحانیت کے اس درجہ تک پہنچی ہیں جس درجہ تک اس زمانے میں ہزاروں نہیں لاکھوں مرد نہیں پہنچنے پائے، آج ہم آپ سے پوچھتے ہیں کیا رابعہ بصریہؒ کا نام آپ نے نہیں سنا کہ رابعہ بصریہ کون تھیں، ان کا نام آج لکھنؤ میں یہاں اس محلے میں لیا جا رہا ہے کہ ان کے زمانے کے

www.abulhasanalinadwi.org

ہزاروں نہیں لاکھوں آدمی بھی ان کے درجہ کو نہیں پہنچے ہونگے۔
اور اس کے علاوہ تاریخ پڑھیں اور خود مستورات کی اور مسلمان فاضلات کی اور مسلمان ادیبات کی تاریخیں الگ الگ لکھی گئی ہیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ علمی حیثیت سے بھی ہماری بہنیں پرانے زمانے میں ایسے درجہ تک پہنچی ہیں کہ تاریخ میں نام آئے ہیں کہ بڑے بڑے اس زمانے کے علماء ان سے رجوع کرتے تھے اس وقت ان کے نام لے نہیں سکتے وہ بہت ہیں اور مجھے سب یاد بھی نہیں، اندلس ، بغداد اور قاہرہ میں اور حرمین شریفین میں ایسی عورتیں تھیں کہ ان سے لوگ مسئلے پوچھنے جاتے تھے اور عربی لغت کی تحقیق کرنے جاتے تھے ان سے علمی استفادہ کے لئے جاتے ان کے نام ہیں تاریخ کے اندر ان کے شاگردوں کے نام ہیں کتنے بڑے بڑے شاگرد ہوئے تو یہ دولت علم کی دولت مردوں کے ساتھ مخصوص نہیں، مرد و عورت دونوں کے لئے ہے۔

قرآن کریم میں مردوں کے ساتھ عورتوں کے ذکر کا اہتمام

ہم آپ سے ایک طالب علم اور عربی جاننے والے کی حیثیت سے کہتے ہیں کہ یہ صرف کہہ دینا کافی ہوتا ہے کہ مرد و

www.abulhasanalinadwi.org

عورت سب کے سب درجے حاصل کر سکتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ جب ذکر کرتا ہے ایسے مراتب کا تو مردوں کے لئے صیغہ الگ اور عورتوں کے لئے الگ ذکر کرتا ہے "ان المسلمین والمسلمٰت والمؤمنین والمؤمنٰت والقانتین والقانتات" اور ہر لفظ کے ساتھ ایک مرد کے لئے صیغہ ہے ایک عورت کے لئے کوئی پوچھے کہ بھئی اتنا کہہ دیا ہوتا ومن یعمل من الصالحات من ذکر او انثیٰ وھو مومن نہیں کوئی یہ نہ سمجھے کہ عبادت کی یہ قسم صرف مردوں کے ساتھ مخصوص ہے، عورت اس میں کوئی درجہ نہیں حاصل کر سکتی۔ روزہ رکھنے میں اکا ذکر ہے، عبادت کرنے میں ان کا ذکر ہے اور اللہ کی یاد کرنے میں اکا ذکر ہے والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات، اللہ کا ذکر کرنے میں الذاکرین مذکر کا صیغہ بھی استعمال کیا گیا ہے اور مونث کا بھی۔ اس لئے کہ دوسرے مذاہب کی تاریخ ان کی کتابیں بتاتی ہیں کہ وہاں بہت سے کمالات اور بہت سی صفات صرف مردوں کے لئے مخصوص کر دی گئی ہیں اور یہ بات دماغ میں بیٹھی ہوئی تھی اور ایک بالکل بدیہی بات سمجھی جاتی تھی کہ یہ صرف مردوں کا کام ہے عورت اس میں ہاتھ نہ لگا لے، وہ ترقی نہیں کر سکتی ہے،

www.abulhasanalinadwi.org

اس کو اس سے کوئی بڑا امتیاز نہیں حاصل ہو سکتا ہے لیکن قرآن میں ایک ایک عبادت کے ساتھ ، عبادت کی ایک ایک قسم کے ساتھ مردوں کے لئے الگ لفظ اور الگ صیغہ ہے اور عورتوں کے لئے الگ صیغہ ہے۔

قرآن مجید میں عورتوں کے نام سے مستقل ایک سورۃ

اور پھر دیکھئے اس سے بڑھ کر اور کیا بات ہو سکتی ہے کہ قرآن مجید کی بڑی سورتوں میں سے ایک سورہ کا نام ہی عورتوں کے نام پر رکھا گیا ہے "سورۃ النساء" کیا ہندو مذہب کا کوئی جاننے والا بتائے گا کہ اس کے مذہب میں اور اس کی کسی مقدس کتاب میں عورت کے نام سے کوئی لیکھ ہو یا اس کے عنوان سے ذکر ہو، لیکن جہاں پر ایک سورہ سورہ بقرہ ہے ، سورہ آل عمران اور پھر ساری سورتیں قرآن مجید کی ہیں وہیں ایک سورہ النساء بھی ہے اور پہلے دن سے اس وقت تک اس کا یہ نام چلا آرہا ہے اور یہ عورتوں کے لئے ہے ، ترقی اور علم دین حاصل کرنے اور دین میں ترقی اور اس میں امتیاز پیدا کرنے اور اللہ تعالی کی رضا مندی حاصل کرنے اور اس کے یہاں اونچا مقام حاصل کرنے اور اللہ کا مقبول بندہ اور بندی بننے کی پوری پوری

www.abulhasanalinadwi.org

صلاحیت اور پورے امکانات اور پہلی صدی سے لے کر اس وقت
تک موجود ہیں اور آج بھی ایسا ہو سکتا ہے۔

ہندوستان میں عورتوں کی دینی خدمات

اور آپ حضرات ہندوستان ہی کی تاریخ پڑھیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ یہاں کتنی بیویوں نے قرآن مجید کی تعلیم اور دینیات کی ترویج اور بدعات کی تردید اور سنتوں کی اشاعت کا کام کیا ہے، ایک شاہ ولی اللہ صاحبؒ کا خاندان دیکھ لیجئے کہ وہاں ایسی بیبیاں گزری ہیں کہ جنھوں نے دہلی میں اور بعض مرتبہ دہلی کے باہر بھی ان کا فیض پہونچا اور کم سے کم یہ کیا کم بات تھی کہ ان کی آغوش تربیت میں ان کی گود میں شاہ عبدالقادرؒ پیدا ہوئے، شاہ رفیع الدین پیدا ہوئے، شاہ عبدالعزیزؒ پیدا ہوئے یہ کن کی گودوں میں پیدا ہوئے تھے اور پھر ہمارے یہاں اودھ میں دیکھئے یہاں کیسی کیسی بیبیاں پیدا ہوئیں میں ایک چھوٹی سی مثال دیتا ہوں کہ حضرت سید احمد شہیدؒ رائے بریلی میں پیدا ہوئے، وہاں کے خاندان میں ہی نہیں بلکہ انکا فیض سارے ہندوستان میں پہونچا، انکے ہاتھ میں ۲۵، ۳۰ ہزار آدمی مسلمان ہوئے اور ۲۰ لاکھ کے قریب لوگوں نے ان کے ہاتھ پر بیعت

www.abulhasanalinadwi.org

اور توبہ کی ان کے حالات میں لکھا ہوا ہے دیکھنے اور سننے میں تو بہت معمولی بات معلوم ہو گی لیکن دیکھئے کس درجہ کی کتنی اونچی بات ہے کہ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ ان کی والدہ صاحبہ نماز پڑھ رہی تھیں اور ان کی دائی بیٹھی ہوئی تھیں کہ ایک دم سے کوئی آدمی گھر میں آیا، گھر میں اس آدمی نے کہا کہ دو فرقوں میں فساد ہو گیا اور لڑائی ہو رہی ہے اور آپ کو جہاد کے لئے دعوت دی، آپ تیار ہو گئے، ماشاء اللہ آپ جوان تھے اور بہت ورزشیں کئے ہوئے اور بڑے پھرتیلے تھے، دائی نے کہا نہیں نہیں، یہ نہیں جا سکتے، عمر بھی اس وقت شاید ۱۳، ۱۴ برس کی رہی ہو گی والدہ خوب سمجھتی اور جانتی تھیں کہ وہاں جا کر شہادت کی خبر آسکتی ہے، ہم یہیں بیٹھے ہیں کہ معلوم ہوا کہ شہید ہو گئے یا زخمی ہو کر وہاں سے واپس لائے جا سکتے ہیں، تو دائی نے روک دیا، اور والدہ صاحبہ نے جب سلام پھیرا، حیرت کی بات ہے انھوں نے کہا کہ بی بی تم نے کیوں روکا، تم نے اس سعادت سے کیوں محروم رکھا، ہمارے بیٹے کو جانے دینا چاہیے تھا یہ جہاد کا معاملہ تھا اب آپ بتائیے کہ کس درجہ کا کیسا یقین و ایمان ہو گا اس خاتون کے اندر اور وہ علم دین سے کتنی واقف

www.abulhasanalinadwi.org

ہوں گی اور پھر کتنا اس کے اندر ایثار و قربانی کا جذبہ ہو گا کہ اپنے بیٹے کو اس خطرے میں ڈالنے کے لئے تیار اور دائی جس کا ایک عارضی خادمانہ رشتہ ہوتا ہے وہ روکے مگر دودھ پلانے والی اور اس کو وجود میں لانے والی شفیق ماں یہ کہے کہ نہیں ان کو جانا چاہیئے تھا، ایسی سینکڑوں ہزاروں مثالیں آپ کو ملیں گی یہ سب کے بیان کرنے کا موقع نہیں، آپ کو بہت سے ایسے انشاء اللہ ملیں گے، علماء فضلاء اور دین کے داعی و خدمت کرنے والے کہ ان سے آپ اگر یہ پوچھیں کہ آپ کی یہ حالت کیسے ہوئی، آپ اس درجہ تک کیسے پہونچے، آپ کی یہ سیرت کیسے بنی تو ان میں سے بہت سے یہ کہیں گے کہ ہماری ماں نے ایسی ہی تربیت کی تھی اور امید ہے کہ اس مجمع میں بھی ایسے لوگ بیٹھے ہوں گے جو اپنی ماں کے ممنون احسان ہوں گے اور ہم شہادت دے سکتے ہیں کہ ہمیں ہماری ماں نے جھوٹ بولنے سے روکا، ہماری ماں نے ہم کو حق تلف کرنے سے، کسی پر زیادتی کرنے سے کسی پر ہاتھ بڑھانے سے روکا، ہم اپنی ماں کو دیکھتے تھے، ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے تو جب سے ہوش سنبھالا ہے اور ہمیں یاد ہے ہم نے اپنی والدہ صاحبہ کو

www.abulhasanalinadwi.org

تہجد پڑھتے ہوئے دیکھا ہے، معلوم ہوا کہ نماز تہجد نہیں چھوٹتی ہے اور ہم فخریہ نہیں کہتے لیکن عرض کرتے ہیں کہ ہمارے بچپن میں ہمارے چھوٹے سے خاندان میں چار گھر رہے ہوں گے تکیہ پر، یہ سوال کیا گیا کہ کیا عورتیں تراویح پڑھ سکتی ہیں، اور کیا عورتوں کی تراویح باجماعت ہو سکتی ہے تو علماء فرنگی محل نے یہ فتویٰ دیا کہ اگر عورت امام ہو اور عورتیں ہی اس کی مقتدی ہوں تو جماعت کرنے میں کوئی حرج نہیں، چنانچہ ہماری والدہ صاحبہ مرحومہ اور ہماری خالہ زاد بہن اور ہماری پھوپھی یہ سب قرآن مجید پڑھتی تھیں اور تراویح میں ایک قرآن مجید ہمارے گھر میں ختم ہو جاتا۔

اس کے علاوہ عورتوں میں مصنفات گزری ہیں اور ایسی بڑی بڑی بعض مصنفات ہیں کہ ان کی کتابیں علمی کتب خانے کی زینت ہیں اور بعض تو اس میں مردوں سے بھی بازی لے گئی ہیں، ان سب کا ذکر کرنا اور پھر ایسے مجمع میں مشکل ہے۔

اس ملک میں مسلمان بن کر رہنے کی آدھی ذمہ داری عورتوں پر ہے

ہم صاف کہتے ہیں کہ مسلمانوں کا اس ملک میں مسلمان

بن کر رہنا قرآن شریف پڑھنے کے قابل ہونا اردو کتابوں سے فائدہ اٹھانا، اسلامی شعائر و احکام سے واقف ہونا، اسلامی تہذیب اختیار کرنا، اور اس پر قائم رہنا اور توحید کے عقیدے پر مضبوطی سے جمنا، اس میں آدھی سے زیادہ ذمہ داری ہماری بیبیوں اور عورتوں پر ہے

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے ہماری دینی تعلیمی کونسل کو اور قاضی جلیل عباس صاحب مرحوم کو اور ہمارے ڈاکٹر اشتیاق صاحب کو، ان کی عمر میں، صحت میں ترقی دے کہ انھوں نے یہ بات گھر گھر پہونچانے کی کوشش کی ہے کہ اس وقت کچھ کوشش کر لی جائے کہ ہمارے بچے قرآن مجید پڑھنے کے قابل بن جائیں، قرآن مجید تو عربی میں لکھا ہے اس سے پڑھ سکیں اور اردو پڑھ سکیں، دینیات کی کتابوں سے فائدہ اٹھائیں اور شرک و توحید کا فرق سمجھیں سنت و بدعت کا فرق سمجھیں کہ کون کون سی چیزیں گناہ ہیں۔

ہماری پڑھی لکھی بہنوں کی ذمہ داری

اگر یہ نہ ہو اور اس میں ہماری خواتین اور ہمارے گھر کی پڑھی لکھی دیندار بیبیوں نے اس کی طرف توجہ نہ کی اور نہ

www.abulhasanalinadwi.org

ہی دلچسپی لی تو میں آپ سے صاف کہتا ہوں اور دل پر ہاتھ رکھ کر کہتا ہوں کہ اس ملک میں مسلمان کا مسلمان رہنا مشکل ہو گا بلکہ یہ ملک اسپین بن جائے ، اور آج بتاتا ہوں آپ کو کہ یہ نقشہ اور منصوبہ تیار ہے کہ اس ملک کو اسپین بنا دیا جائے ، اور اسپین کیا ہے بہت سی بڑی بڑی بیبیاں نہیں جانتی ہوں گی کہ اسپین یورپ کا ایک ایسا ٹکڑا تھا جو کہ خالصتہً مسلمان ملک ہو گیا تھا وہاں بڑی اسلامی شان و شوکت کی سلطنتیں قائم ہو گئیں اور وہاں بڑے بڑے اولیاء اللہ پیدا ہوئے ، شیخ اکبر کہ جن کا نام ہر شخص کی زبان پر ہے یہ وہیں کے رہنے والے تھے ، مالکی مذہب کا ایک مسئلہ ہے کہ اگر یہ معلوم ہو جائے کہ مدینہ میں ایسا ہوا کرتا تھا تو اب کسی دلیل کی ضرورت نہیں، ان کا عمل حجت اور دلیل ہے۔

تاریخ میں لکھا ہے ایک زمانہ ایسا تھا کہ مالکیوں میں ایک یہ اصول بھی تھا کہ اہل قرطبہ کا عمل حجت ہے ، اہل قرطبہ ایسا کرتے ہیں، اس کی اہمیت ایسی ہے کہ قرطبہ کے متعلق یہ کہہ دینا کافی تھا کہ وہاں ایسا ہوتا ہے وہ اسپین کہ جہاں اولیاء اللہ پیدا ہوئے ، چوٹی کے علماء موطا کے شارحین

www.abulhasanalinadwi.org

پیدا ہوئے اور بڑے بڑے مجاہدین پیدا ہوئے اور پورے اسپین پر اسلامی حکومت تھی اور جامع قرطبہ اور جامع اشبیلیہ اور جامع غرناطہ کیسی کیسی مسجدیں ہیں جن کی مثال ملنی مشکل ہے۔

اس ملک کو وہاں کے غیر مسلم باشندوں نے منصوبہ بنا کر اور اس میں کچھ ہمارے مسلمانوں کی بھی کوتاہی تھی کہ انہوں نے ان کو مانوس نہیں کیا تھا اس طرح وہاں سے غیر مسلموں نے اسلام کو خارج کر دیا، جو بچے کھچے مسلمان تھے وہ غرناطہ سے مراکش پہونچ گئے اور آج پورا اسپین خالی ہے نہ کہیں سے آذان کی آواز آتی ہے اور نہ کہیں کوئی مدرسہ ہے۔

ویسے لوگوں نے کہا ہے کہ ہم نے فضا سے آوازیں سنی ہیں اذان کی قرآن کی یہ نہیں پتہ چلتا ہے کہ کہاں سے آوازیں آرہی ہیں معلوم ہوتا ہے کہ روحانی فضا سے آوازیں آرہی ہیں کہ کچھ اللہ کے مقبول بندوں نے قرآن پڑھا تھا اللہ کے بندے جب ریکارڈ کر سکتے ہیں تو اللہ کیوں نہیں کر سکتا ہے، تو اللہ نے اس کو ریکارڈ رکھا ہے اور ان کی آوازیں سب سن رہے ہیں اور ہم آپ سے کہتے ہیں کہ آج ساری کوشش جو ہو رہی ہے یہ ندوۃ العلماء ہو یا جو بھی ہمارا خاص مدرسہ اور ادارہ ہو یا دارالعلوم

www.abulhasanalinadwi.org

دیوبند ہو یا جامعہ ملیہ ہو یا مسلم یونیورسٹی علی گڑھ ہو اور بھی کوئی بڑا مدرسہ کالج ہو، یونیورسٹی ہو، وہ کامیاب نہیں ہو سکتے۔

ہماری مستورات نے توجہ نہ کی تو ملک خطرہ میں ہے

مسلمان آئندہ مسلمان نسل کو مسلمان رکھنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے جب تک ہمارے گھر کی مستورات بیگمات ، ہماری مائیں اور بہنیں اس کا ارادہ نہ کر لیں اور یہ طے نہ کر لیں کہ ہم اپنے بچوں کو دین سے واقف کرائیں گے ، پرائمری اسکول میں جانا ضروری ہے جائیں لیکن ہم مغرب بعد انتظام کریں گے ، کسی کو بلائیں گے یا صبح جانے سے پہلے کوئی انتظام کریں گے ، ان کو اردو پڑھائیے ان کو اردو لکھنے کی مشق کرائیے ان کا کلمہ سن لیجے ، یہ معلوم کر لیجئے کہ اتنی سورتیں انکو یاد ہیں کہ نماز میں پڑھ سکیں اگر اس کی طرف ہماری مستورات نے توجہ نہ کی تو یہ ملک خطرہ میں ہے بس اس جلسہ کا ہم بھی بڑا فائدہ سمجھتے ہیں، اصل بات جو یہاں کہنے کی ہے اور میں اسے امانت کے طور پر چھوڑ کر جاتا ہوں وہ یہ ہے کہ اپنے بچوں کی خود فکر کیجئے اپنے ہی گھروں کے نہیں اپنے محلے اور بہنوں سہیلیوں اور

www.abulhasanalinadwi.org

رشتہ دار بیویوں کو بھی توجہ دلائیں کہ دیکھو بی بی، دیکھو بہن اپنے بچے کو جہاں چاہو بھیجو، لیکن اس کو اللہ کا نام سکھا دو، کہ اللہ ایک ہے وحدہ لا شریک ہے اور اللہ کے پیغمبر حضور ﷺ آخری پیغمبر تھے، ورنہ آج تو ایسی ترکیبیں کی جاتی ہیں لوگوں نے بتایا کہ کہا جاتا ہے اگر تمہاری کوئی چیز گم ہو جائے یا کوئی کام ہو، یا تکلیف ہو تو راستہ میں مندر آئے گا اس سے گزرتے ہوئے اس سے مانگ لینا، اور یہاں تک سازشیں ہوتی ہیں کہ کوئی چیز چھپا دی جاتی ہے ایک طالب علم نے دوسرے طالب علم کی کتاب یا کاپی چھپا دی، تو دوسرے طالب علم نے کہا کہاں ہے میری کاپی تو پہلے نے کہا رام کا نام لو، رام کا نام لو تو مل جائے گی، اس نے جو رام کا نام لیا تو اس نے چپکے سے نکال کر سامنے کر دی اس طرح اس کے دل میں یہ عقیدہ ڈال دیا کہ رام کا نام لینے سے مسئلہ حل ہوتا ہے کام ہو جاتا ہے، کھوئی چیز مل جاتی ہے یہ بڑی گہری اور بڑی وسیع سازش چل رہی ہے۔

ہندوستان کے اندر جو اولیاء اللہ کی سرزمین ہے، یہ مجاہدین کی سرزمین ہے، مجددین کی سرزمین ہے، جہاں پر مجدد الف ثانیؒ پیدا ہوئے یا خواجہ معین الدین چشتیؒ آئے یا شاہ ولی اللہ

صاحبؒ جیسا امام وقت پیدا ہوا، اور یہاں مولانا قاسم نانوتویؒ مولانا رشید احمد گنگوہی ، مولانا محمد علی صاحب مونگیری اور کیسے کیسے عالم کیسے کیسے فاضل پیدا ہوئے اس ملک کے بارے میں یہ نقشہ بنایا جا رہا ہے نقشہ بنا ہوا موجود ہے ، نام تھوڑے دن مسلمان رہے ! باقی کوئی امتیاز نہیں ہونا چاہیئے ، آئندہ نسل جو ہو وہ بالکل اسلام سے ناواقف کر دیا جائے چاہئے منکر نہ بنیں لیکن اسلام سے ان کو ناواقف کر دیا جائے ، بس یہ پیغام لے کر جائیے کہ اپنے گھروں میں پہلے اور پھر محلے میں اور پھر برادری میں کہیں اگر شادی بیاہ میں جانا ہو تو وہاں کہیں، تقریب ہو تو وہاں جا کر کہئیے ، وہاں بھی توجہ دلائیے کہ۔

بہنو ! سن لو :۔

بہنو ! بیویوں ! سن لو ! اپنے بچوں کو مسلمان بناؤ مسلمان رکھو اور اردو پڑھنا سکھاؤ قرآن مجید پڑھنے کے قابل بناؤ، توحید ان کے دل میں بٹھاؤ، شرک و بدعت سے ، بت پرستی سے ان سب چیزوں سے روکو، اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کو توفیق دے اگر یہ کام ہو گیا تو اس میں بہت کچھ ضمانت ہے اسلام کے بقا کی اور تحفظ کی، ورنہ محض خارجی اور تنظیمی کوششیں اور

www.abulhasanalinadwi.org

محض اخبارات و رسائل اور محض کانفرنسیں یہ مفید ہوں۔ لیکن کافی نہیں ہیں۔

واٰخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

بشکریہ تعمیر حیات لکھنؤ

۱۰ اکتوبر ۱۹۹۶ء

www.abulhasanalinadwi.org

قرآن مجید

قرآن اس لحاظ سے عظیم ہے کہ دنیا کی کوئی کتاب اس کے مقابلے میں نہیں لائی جاسکتی۔ اپنی زبان اور ادب کے لحاظ سے بھی وہ معجزہ ہے اور اپنی تعلیم اور حکمت کے لحاظ سے بھی معجزہ۔ جس وقت وہ نازل ہوا تھا اس وقت انسان اس کے مانند کلام بنا کر لانے سے عاجز تھے اور آج بھی عاجز ہیں۔ اس کی کوئی بات کسی زمانے میں غلط ثابت نہیں کی جاسکی ہے نہ کی جاسکتی ہے۔ باطل نہ سامنے سے اس کا مقابلہ کرسکتا ہے نہ پیچھے سے حملہ آور ہو کر اُسے شکست دے سکتا ہے۔ اور اس لحاظ سے وہ کریم ہے کہ انسان جس قدر زیادہ اس سے رہنمائی حاصل کرنے کی کوشش کرے اسی قدر زیادہ وہ اس کو رہنمائی دیتا ہے اور جتنی زیادہ اس کی پیروی کرے اتنی ہی زیادہ اُسے دنیا اور آخرت کی بھلائیاں حاصل ہوتی چلی جاتی ہیں۔ جو لوگ قرآن کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا تصنیف کردہ کلام کہتے ہیں خود ان کا دل یہ جانتا ہے کہ یہ آپ کا کلام نہیں ہو سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ سرے سے انسانی کلام ہی نہیں ہے اور یہ بات انسان کی قدرت سے باہر ہے کہ ایسا کلام تصنیف کر سکے۔

صدیقی ٹرسٹ

القادر پرنٹنگ پریس فون : ۴۴۲۳۴۲۸

www.abulhasanalinadwi.org